23-01-2020

Adil Rashid

Asst. Professor (Urdu) R N COLLEGE
HAJIPUR

موضوع ۔ شاد کی غزل گوئی

Topic- Shaad Ki Ghazal Goi

For MA students

Scanned with CamScanner

شاد کی غزل گوئی

شاد عظیم آبادی نے مختلف اصناف میں طبع آزمائی کی لیکن
ان کی اصل پہچان ان کی غزلیں ہیں۔ انہوں نے اردو غزل
کو نئے طرز کے مزاج سے روشناس کرایا۔

غزل اسرار و رموز کے ساتھ ساتھ زندگی کی سچائیوں ~~کو بھی~~
~~بیان کرتا ہے~~ کے بیان کا نام ہے۔ شاد نے غزل کی مقبولیت
کے راز کو سمجھا اسے ایک معیار عطا کیا۔ انہوں نے جذبات
و احساسات کی ایک ایسی دنیا پیش کی جہاں زندگی ~~کے~~ مختلف
تجربات موجود ہیں۔ شاد کی شگفتہ شاعری اردو کی اعلیٰ
ترین مثالوں کا حصہ ہے۔ انہوں نے زندگی کے جذبات کو
صاف ستھرے انداز میں پیش کیا ہے۔ شاد بے بسی کا
رونا نہیں روتے، ان کا عشق انسانی جذبات سے گہرا تعلق

Scanned with CamScanner

رکھتا ہے - شاد کی عشقیہ غزلیں ہندوستانی لٹریچر کی پہچان ہے مثلاً فرماتے ہیں

ساقی کی چشم مست پہ مشکل نہیں نگاہ
مشکل سنبھالنا ہے دلِ بے قرار کا

ان میں متانت اور سنجیدگی موجود ہے - ان کا دوسرا رخ ملاحظہ فرمائیں -

سر پہ کلاہ کج دھرے زلف دراز خم بہ خم
آہوئے چشم ہے غضب ترک نگاہ ہے ستم

آگے چل کر یہ انداز بیان اور شوخیوں میں ڈھل جاتا ہے مثلاً

آنسو ستم اور بلا کی اداسی   اف رے جوانی ہائے زمانے
شرم جھجک لگتی ہیں تنگ قبائیں   اف رے جوانی ہائے زمانے

شاد کا عشق ارضی اور خاکی فکر کا جیتا جاگتا نمونہ ہے -

ان میں ایک طرح کی دلداری اور شیدائی ہے۔ زمانے میں

ظلم کی پرچھائیں جو سہہ سکے سینہ انسان کا ہے

ہمارا آپ کا جینا نہیں جینا انسان کا ہے ۔

شاد کی غزلیں نئے لب و لہجے اور نئے انداز کی غماز ہیں۔ یہ شاد کی انفرادیت ہے جو انہیں اپنے ہم عصروں میں اعلیٰ مقام بخشتی ہیں۔

شاد کی شاعری میں تغزل کی بھرپور کیفیت موجود ہے۔ شاد کی شاعری زندگی کے ہنگامہ خیز دور کی یادگار بھی ہے۔ شاد کی ان غزلوں میں شدید داخلیت ہے۔ شاد کے یہاں یہ کبھی روایت کا جزو بن کر ابھری ہے اور کبھی روایت سے انحراف بن کر۔ شاد کے یہاں حسرت و یاس کی کیفیت زندگی کی ابدی حقیقتوں سے پیدا ہے۔

شاد نے محبوب کا ایک مثبت منفرد تصور پیش کیا ہے۔ اس میں
ایک طرح کی سپردگی اور جذباتی آزردہ مندی پائی جاتی ہے۔
شاد کے یہاں ایک مقدس سنجیدگی جذبات کے ردعمل میں
موجود ہے۔ یہ سنجیدگی منفرد ہے اور شائستہ ذہن کی
آئینہ دار ہے۔ یہ محض تصوف کی دین نہیں بلکہ عشقیہ شاعری
کی دیرینہ روایت رہی ہے۔ انہوں نے عشق نامی سلسلہ کا بیش جمال
رکھا ہے۔ شاد نے واردات قلبی کو ایک منفرد اظہار بیان
عطا کیا ہے۔ ان کی شاعری محض عام شاعرانہ جذبات کے اظہار
کا نام نہیں بلکہ نفس کی اصلاح کا ذریعہ بھی ہے۔ وہ اپنے
وقت کی خصوصیتوں سے واقف تھے۔ انہیں قید و بند اور آزادی
اظہار کا بھی خوب اندازہ تھا۔ فرماتے ہیں

شرابِ پیار تھا کیوں کر نہ دل نشیں ہوتا
جو کچھ بھی جھوٹ بھی کہتا مجھے یقیں ہوتا

Scanned with CamScanner

اسی طرح کے سینکڑوں اشعار کلیات شاد میں موجود ہیں -
ان میں غزل کی ساری خصوصیات اور عشقیہ شاعری کے سارے لوازمات موجود ہیں - شاد نے سماج اور تہذیب کی اقدار کو زندگی کے آخری لمحے تک برتا ہے - فرماتے ہیں

غزل سے کیا مراد اے شاد ہے اہل معانی کا
کسی دن تصفیہ اس کا مرا دیوان کر دے گا

شاد کے یہاں رمز و ایما رمز سازی کا صوفی لباس پہنے اور اوڑھے - ان کی شاعری روح کو تسکین اور جذبے کو سکون بخشتا ہے -

=